محلّہ کی تعمیر

خطبہ ماہِ اکتوبر ۲۰۱۸ء، مطابق: محرم/ صفر ۱۴۴۰ھ

منجانب: ....تمام مکاتب فکر کی مشترکہ تنظیم........................آل انڈیا امامس کونسل

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، أما بعد! فأعوذ بالله من الشیطان الرجیم، بسم الله الرحمن الرحیم۔

"وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا، قَالَ: یَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ، مَالَکُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهُ، هُوَ اَنْشَاَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ، وَ اسْتَعْمَرَکُمْ فِیْهَا، فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ، اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ". (سورۂ ہود:٦١)

معزز سامعین کرام!

آج ہماری تقریر کا عنوان ہے "مثالی محلّہ" دوسرے الفاظ میں "محلّہ کو کس طرح نظم وضبط کے ساتھ چلایا جائے"۔ یہ عنوان اس لیے ضروری ہے کہ آج ہمارا محلّہ منتشر اور افراد سب متفرق طور پر زندگی گزار رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ تو محلّہ کی ضرورت پوری ہوتی ہے نہ محلّہ والوں کی۔ محلّہ کی بنیاد مسجد ہوتی ہے، یعنی ایک مسجد سے جڑے ہوئے سارے گھر "ایک محلّہ" کہلاتا ہے۔

محلّہ کیا ہے؟:

ہم جس جگہ میں رہتے ہیں۔ وہاں پر ایک مسجد ہو۔ مسجد کے زیرنگرانی محلّہ والوں کے تمام ضروریات بآسانی پورے ہوتے ہوں۔ محلّہ کے راستے اچھے ہوں۔ ہر ایک کا اپنے لیے مناسب مکان ہو۔ ہر کسی کے پاس حلال معاش کا ذریعہ موجود ہو۔ بچوں کی صحیح دینی اور عصری تعلیم کے لیے بہترین مدارس اور اسکول موجود ہوں۔ بیماریوں کے علاج کے لیے شفاخانہ کا انتظام ہو۔ محلّہ کے لوگ آپسی محبت اور ایثار کا جذبہ رکھنے والے اور ایک دوسروں کے لیے خیر خواہ ہوں۔ ضرورت کے وقتوں پر مدد کے لیے آگے آنے والے ہوں۔ مصائب کے وقتوں میں مصائب کو دور کرنے اور غموں میں شریک ہونے والے افراد ہوں۔ خوشیوں میں ایک ساتھ اظہار مسرت کرنے والے ہوں۔ غرباء، یتامیٰ اور بیواؤں کے لیے صحیح معاش زندگی کا انتظام کرنے والے ہوں۔ یہ سب محلّہ کے لوازمات اور ضروریات ہیں۔ جہاں پر یہ چیزوں مہیا نہیں، وہ محلّہ کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

۱) تشکیل محلّہ:

محلّہ بنانے کے لیے اس طرح سے آغاز کریں: اولاً محلّہ کا سروے کرنا جس میں محلّہ کے گھروں کی کل تعداد، مرد، عورت اور بچوں کی فہرست بنانا۔ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کی الگ الگ لسٹ تیار کرنا۔ ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیتوں کا اندازہ لگا کر الگ ڈاٹا (تفصیلات) تیار کرنا۔ محلّہ کے تمام اہم ضروریات کی معلومات اکٹھا کرنا اور ان میں جو سب سے اہم ہے اس کو خاص ترجیح دے کر اس پر کام شروع کر دینا۔ جیسے صاف پانی کا انتظام، اچھے راستہ کی تعمیر اور اچھی تعلیم کا نظم وضبط وغیرہ۔

اہل محلّہ کے ساتھ میٹنگ:

انسان ایک سماجی حیوان ہے۔ وہ اکیلے زندگی نہیں گزارسکتا ہے؛ اس لیے ان کو آپس میں مل جل کر ایک دوسری کی مدد کے سہارے زندگی گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ محلّہ میں ایک ساتھ جیتے وقت انسان کو بہت سارے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ جس کو حل کرنا کسی ایک فرد پر ممکن نہیں ہوتا ہے؛ بلکہ وہ مسئلہ سماجی اعتبار سے حل ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے محلّہ کمیٹی کی ضرورت ہوتی ہے جو ان مسائل کو مل کر حل کریں گے۔

پورے محلّہ کا ہر اعتبار سے مکمل سروے کرنے کے بعد محلّہ کمیٹی بنانے کے لیے اولا محلّہ کے لیڈران اور قابل قدر لوگوں کے ساتھ ایک مشاورتی میٹنگ بلاکر محلّہ کے مسائل پر گفتگو کرنا اور ان کے حل کے بارے رائے لینا۔ اس کے بعد محلّہ یا مسجد کمیٹی تشکیل دینا ہوگا۔ پیش کردہ مسائل میں سے جو سب سے زیادہ اہم ہوگا۔ اس کے حل کے لیے کمیٹی کا غور وفکر کر کے حل تلاش کرنے کی کوشش کرنا۔ نیز متعین مدت کے اندر کام کاج کا جائزہ بھی لیتے رہنا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا۔

بے روزگاری کیسے دور ہو؟:

محلّہ والوں کی اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق انہیں کام پر لگانے کی کوشش کرے؛ تاکہ محلّہ میں کوئی بھی فرد بےکار نہ رہ پائے۔ مثلا: اعلیٰ تعلیم یافتہ کو ان کے مناسب کام ملے۔ اس کے لیے اعلی افسران سے ملاقات کر کے مناسب راستہ ڈھونڈ نکالنے کی کوشش کرنا۔ نیز بے روزگاری کے خاتمہ پر مشتمل مختلف پروگرامس کا انعقاد کرنا: تاکہ جلد از جلد محلّہ والوں کو اپنی اپنی مناسبت سے کام مل جائے اور لوگوں کو خوشحالی کی زندگی میسر ہو سکے۔

تحفظ محلّہ:

اسلام میں ایک انسان کی ہلاکت ساری انسانیت کی ہلاکت اور ایک انسان کی حفاظت ساری انسانیت کی حفاظت ہے۔ اس لیے محلّہ والوں کے اندر خود اعتمادی پیدا ہونے کا پیغام دینا ہے۔ محلّہ والوں کے اندر یہ بیداری لانا ضروری ہے کہ محلّہ کے بوڑھے، بچے، عورتیں الغرض ہر ایک کو تحفظ دینے کی ذمہ داری محلّہ کے نوجوان اور بااثر لوگوں پر ہے۔ ناگہانی حالت اور فطری حادثات پیش آنے کے وقت میں محلّہ والے ایک دوسرے کی مدد کے لیے کمربستہ ہوں۔ اس کے لیے محلّہ والوں کے اندر ایثار اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنا اور انہیں اتحاد واتفاق کی طاقت کو سمجھانا۔ بلاتفریق مسلک ومذہب ہمیشہ محلّہ میں انسانیت کا لحاظ رکھنے والا ذہن بنانا ہے۔ محبت اور بھائی چارہ کے مضامین پر علاقائی زبانوں میں وقتا فوقتا تقاریر کا انتظام کرنا۔ محلّہ کے لوگ چاہے کسی بھی مذہب کے پیروکار کیوں نہ ہوں وہ "سب ایک خاندان ہے" جیسے عناوین پر بیانات رکھنی ہوگی؛ تاکہ سبھی لوگ مل جل کر خوش وخرم زندگی جی سکیں اور مزید ترقی کرتے ہوئے زندگی کا سفر طے کریں۔

ایک دوسرے کی ترقی پر حسد کی جگہ اسے مزید حوصلہ آفزائی کریں اور ترقی کی راہ کے رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد کریں۔ اور سب سے اہم یہ ہے کہ پورا محلّہ والے ایک خاندان جیسا زندگی گزارے۔

تعمیر محلّہ:

محلّہ بنانے کے لیے ''محلّہ ساز'' یعنی محلّہ بنانے والے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے لیے مندرجہ ذیل اسباب و وسائل درکار ہیں۔اس لیے ان وسائل کو حاصل کرنے کے لیے منصوبہ بندی کے ساتھ منظّم طور پر مسلسل کام کرتے رہنا۔

(۱) تعلیمی بیداری:

اپریل مہینے سے کچھ پہلے تعلیم کی فضیلت اور ضرورت کے عنوان پر پر اَثر گفتگو رکھے، ''انسانی ترقی تعلیم پر موقوف ہے، بغیر تعلیم ترقی ناممکن'' کے زیرِ عنوان تعلیمی بیداری مہم چلائی جائے۔ وغیرہ

محلّہ والوں سے غربت، جہالت، لاعلمی، ڈر و خوف وغیرہ کو ختم کرنے کے لیے جدوجہد شروع کریں۔علمی مضامین کے کتابچہ چھپوا کر تقسیم کریں۔ علمی مجالس کا انعقاد کریں۔ جمعہ کے خطبے اور دیگر مواقع پر ''اچھی، عمدہ اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا ہے'' جیسے عنوان پر قوم و ملت کو ابھارنے والی تقاریر کریں۔

(۲) ہمدرد افراد سازی:

محلّہ میں ایسے افراد کو تربیت دی جائے جو سارے سماج کے لیے ایک جسم و جان کی طرح محبت کرنے والے ہوں۔ سب کو اپنے اہل خانہ اور خاندانی افراد کی طرح خیر خواہ ہوں۔ کسی کے لیے غلط سوچنے والا نہ ہوں۔ ان کے دن رات کی محنت کا ایک ہی مقصد ہو کہ ہمارا معاشرہ کس طرح آگے بڑھے۔ کس طرح محفوظ رہے اور کس طرح ہر میدان میں ترقی کرے۔

ہندستان کی گنگا جمنی تہذیب کو محلّہ میں لانا۔ ہندو مسلم، سیکھ عیسائی وغیرہ سب اپنے اپنے مذہب کے پابند رہیں۔ سبھی لوگ شوق اور دلجمعی کے ساتھ اپنے مذہب پر چلیں؛ لیکن دوسروں کے مذہب کی توہین و تحقیر نہ کریں۔ ایسا ایک مزاج اہل محلّہ میں پیدا کریں۔ کسی نادان کو بے جا حرکت کرتے ہوئے دیکھے تو اسے محبت سے سمجھائیں۔ تاکہ تمام انسان ایک جسم و جان کی طرح زندگی جینے والے بن جائیں۔

(۳) خود اعتمادی پیدا کرے:

ہم کو خود طاقتور بننا ہے۔ کسی دوسری کی مدد کے انتظار میں بیٹھے نہ رہیں۔ مساجد میں جسمانی ورزش کے اشیاء کا انتظام کیا جائے۔ خوش گوار ماحول بنانے اور اپنی صحت و تندرستی کے لیے محلّہ والے خود تیاری شروع کریں اور اچھی غذا کا اہتمام کریں، برے اور نقصان دہ غذاوں سے اجتناب کریں، نشیلی اشیاء کے استعمال سے سماج کو دور رکھیں۔

صفائی محلّہ:

۱) اپنے ظاہر و باطن دونوں کو برائیوں سے پاک رکھنا محلّہ والوں کی ذاتی ذمہ داری ہے۔

۲) ہر ایک کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے اندر اخلاق حسنہ کو پیدا کرے۔

۳) اپنا گھر، مکان، دوکان، مسجد، مدرسے، راستے، گلی کوچے اور نالی وغیرہ سبھی جگہوں کو صاف ستھرا رکھے۔

نتیجہ :

جب ہر ایک محلّہ اپنے اندر کے تمام کمزوریوں سے پاک ہوجائے گا تو شہر خود بخود طاقتور ہوجائے گا۔ پھر علاقہ، پھر ضلع اور پھر ریاست اور پھر پورا ملک طاقتور اور سوچھ ہوجائے گا۔ اس طرح پورا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوجائے گا۔

پیغام:

یہ ملک ہمارا ہے۔ اس کی ترقی کے لیے ہمیں ہی آگے آنا ہے۔ اور ملک کے سبھی شہری کو ایک ساتھ لیکر سامنے کی طرف آگے بڑھنا ہے۔ جب ہر ایک شہری ترقی یافتہ ہوجائے گا تو ملک خود بخود ترقی والے ملک میں تبدیل ہوجائے گا۔

خلاصہءکلام:

ایک مثالی محلّہ بنانے کے لیے تشکیل محلّہ یعنی سب سے پہلے محلّہ سازی کرنا۔ اس کے لیے سروے کرنا، سب لوگوں کو جوڑنا اور باہم مشورہ کرنا کہ ہمارے محلّہ کو کیسے بنائیں اور کیسے آگے بڑھائیں؟؟

پھر تعمیر محلّہ یعنی محلّہ ترقی کے راستے پر ڈالنے کے لیے ایک ایک شیٔ کو لے کر کام شروع کرنا۔ مثلاً تعلیم نہیں ہے تو اس کا انتظام، بے روزگاری ہے تو ذرائع معاش کی فراہمی، وسائل نہیں ہیں تو اس کی کھوج وغیرہ۔ شوری، اتحاد اور سب کو ساتھ میں لے کر آگے بڑھنا۔

پھر تحفظ محلّہ یعنی اس بستی کے تمام لوگ عزت سے جییں۔ کوئی کسی کو کوئی تکلیف نہ دیں۔ ان کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچائیں۔ ایک محلّہ میں رہنے والے سارے افراد اور خاندان داخلی اور خارجی ہر طرح کے خدشات سے مامون اور محفوظ ہوں اس کا مکمل انتظام کرنا۔ اس کی تیاری کرنا۔ لوگوں کو اس کے لیے آمادہ کرنا۔ ماہ بماہ اس پر تبادلہءخیال کرتے رہنا وغیرہ۔

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ: ''اس نے تم کو مٹی سے بنایا ہے اور پھر اس میں تم کو آباد کیا ہے''۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ انسانوں کو زمین میں آباد ہونا ہے۔ تخریب و برباد نہیں ہونا ہے۔ جس کا راستہ یہی ہے کہ ہر شیٔ منظّم، ہر کام مرتب اور تمام انسان محفوظ و ہمدرد ہوں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے لئے ان راستوں کو آسان اور ہموار بنادے۔ (آمین)

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين